



سوال

(153) نماز عید کا وقت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں عیدین کی نماز کے لیے جو وقت مقرر کیا جاتا ہے، اس میں کافی اختلاف ہوتا ہے، کتاب و سنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عید الاضحیٰ کے بعد قربانی کرنی ہوتی ہے اس لیے اس کی ادائیگی میں جلدی کی جائے جب کہ عید الفطر کو ذرا تاخیر سے پڑھا جائے، بہر حال جب سورج طلوع ہو کر بلند ہو جائے تو نماز عید کا وقت شروع ہو جاتا ہے، چنانچہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اس وقت پڑھتے تھے جب سورج دو نیزوں کے برابر بلند ہو جاتا اور عید الاضحیٰ اس وقت ادا کرتے جب سورج ایک نیزے کے برابر ہو جاتا ہے۔ [1]

اس کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”نماز عیدین کے وقت کی تعیین میں سب سے اچھی وارد شدہ حدیث یہی حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے۔“ [2]

اس کی تائید حضرت عبدا بن بسر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے، روایت میں ہے کہ وہ لوگوں کے ہمراہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن نکلے تو انہیں امام کے تاخیر کرنے پر انتہائی تعجب ہوا، انہوں نے فرمایا کہ ہم تو اس وقت نماز پڑھ کر فارغ ہو چکے ہوتے تھے اور وہ چاشت کا وقت تھا۔ [3]

بہر حال اسے طلوع آفتاب کے فوراً بعد نہیں ادا کرنا چاہیے اور نہ ہی بلاوجہ اس کی ادائیگی میں تاخیر کی جائے، اس کی ادائیگی کا آخری وقت زوال آفتاب ہے جیسا کہ ایک مرتبہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کو زوال آفتاب کے بعد عید کا چاند نظر آنے کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کل صبح لوگ نماز عید ادا کرنے کے لیے عید گاہ پہنچیں۔“ [4]

[1] تلخیص البخیر، ص: ۱۶۷، ج ۲۔

[2] نیل الاوطار، ص: ۵۹۲، ج ۲۔

[3] البوداود، الصلوٰۃ: ۱۳۵۔



[4] البوداوو، الصلوة: ١٥٤ -

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى اصحاب الحديث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 151

محدث فتویٰ